مولانا عبدالغفار اثرؔ، ایم۔ اے

کیا ظہورِ امام مہدیؑ قریب ہے؟

صاحبِ مضمون مولانا عبدالغفار اثرؔ ان دنوں شدید علیل ہیں اور لاہور کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعائے صحتِ عاجلہ و کاملہ کے لئے ضروری درخواست ہے۔ (ادارہ)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ظہورِ مہدی علیہ السلام کے واقعہ کو جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کی روشنی میں جانچیں۔ کیونکہ بعض لوگ جعلی نبوت کے دعویداروں کی تردید کے سلسلہ میں اس واقعہ ہی کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں جو مناسب نہیں ہے۔

مشکوٰۃ شریف کی حدیث نمبر ۵۲۲ جو بحوالہ احمد اور بیہقی (فی دلائل النبوۃ) مذکور ہے حضرت ثوبان رضؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو ادھر متوجہ ہو جاؤ (یعنی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ) اس لئے کہ ان نشانوں میں خدا کا خلیفہ مہدی ہو گا۔ اس حدیث میں خلیفۃ اللہ المہدی کے الفاظ موجود ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے، حضرت ابی اسحاق رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا، میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہو گا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہو گا۔ اخلاق و عادات میں وہ حضورؐ کے مشابہ ہو گا، صورت و شکل میں مشابہ نہ ہو گا۔ اس کے بعد حضرت

علی رضؓ نے اس شخص کے عدل و انصاف کا واقعہ بیان کیا۔" (ابوداؤد)

ایک اور حدیث ہے جس میں ابوسعید کہتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت پر نازل ہو گی۔ یہاں تک کہ کوئی شخص اس بلا سے پناہ حاصل کرنے کی جگہ نہ پائے گا۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک شخص کو مامور فرمائے گا جو میرے خاندان سے ہو گا، وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہو گی۔ اس سے زمین میں رہنے والے خوش ہوں گے اور آسمان والے بھی۔ آسمان بارش کے قطروں سے کچھ باقی نہ رکھے گا اور زمین اپنی روئیدگی سے کچھ باقی نہ رکھے گی۔ یہانتک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کی آرزو کریں گے۔ یہ شخص (یعنی امام مہدی) اسی حیثیت و عشرت میں سات یا آٹھ یا نو برس رہیں گے۔" (حاکم)

ایک اور حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا میں ابھی وقت تک فنا نہ ہو گی جبتک کہ عرب پر ایک شخص قبضہ نہ کرے گا۔ یہ شخص میرے خاندان سے ہو گا اور اس کا نام میرے نام پر ہو گا۔" (ترمذی۔ ابوداؤد)

ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور صلعم نے فرمایا کہ:

"اگر دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک ہی دن باقی رہ جائے تو خداوند تعالیٰ اس دن کو دراز کر دے گا۔ یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر میرے خاندان میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہو گا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر، وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا۔"

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ:

"مہدی میری عترت ہی سے ہوں گے یعنی اولادِ فاطمہؓ سے!" (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

"مہدی میری اولاد میں سے ہے، روشن و کشادہ پیشانی، بلند ناک، وہ زمین

کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری تھی - وہ سات برس تک زمین پر حکومت کرے گا۔" (ابوداؤد - مشکوٰۃ)

حضرت ابوسعید خدری رض کہتے ہیں :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے واقعہ کے سلسلہ میں فرمایا، مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا ، مجھ کو دو ، مجھ کو دو ، مہدی اس کو دونوں ہاتھ بھر بھر کر اتنا دیں گے جتنا کہ وہ اپنے کپڑے میں بھر کر لے جاسکے۔" (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رض سے ایک اور طویل حدیث مروی ہے ۔جسے ابوداؤد میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے - ہم اسے حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مصنفہ کتاب "علاماتِ قیامت" سے چند اقتباسات کی صورت میں پیش کرتے ہیں :

اسی اثنا رمیں بادشاہ روم (مسلمان ترک بادشاہ جواب رومی کہلاتے ہیں) عیسائیوں کے ایک فرقہ کے ساتھ جنگ اور دوسرے سے صلح کریں گے - لڑنے والا فرقہ، قسطنطنیہ پر قبضہ کریگا - شاہ روم دارالخلافہ چھوڑ کر ملکِ شام میں آ جائیگا اور عیسائیوں کے مذکورہ فرقہ کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد مخالف پر فتحمند ہوگی اس فتح کے فوراً بعد مسلمانوں اور اتحادی عیسائی طاقت کی آپس میں لڑائی ہو جائے گی اور دونوں غیر مسلم اکٹھے ہو جائیں گے - بقیۃ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے اور عیسائیوں کی (بعض روایات میں یہودیوں کی) حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ سے قریب ہے) پھیل جائے گی - اس وقت مسلمان اسی تجسس میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کیا جائے تاکہ ان مصائب کے دفعیہ کے موجب ہوں اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں ۔"

اس زمانہ کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کو تلاش کریں گے - بعض آدمی مہدویت کے جھوٹے دعوے کریں گے - اسی اثنا رمیں (امام) مہدی رکن یمانی و مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے - ایک جماعت ان کو نشانیوں سے پہچان لے گی اور آپ سے بیعت کرے گی -

شام، عراق اور یمن کے اولیاء کرام و ابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب

کے بیشمار آدمی آپ کی افواج میں داخل ہو جائیں گے۔ افواجِ عرب کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجِ کثیر لے کر امام مہدی علیہ السلام کے مقابلہ میں شام میں جمع ہو جائیں گے۔ عیسائیوں کی تعداد اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے (کل تعداد اس میدان میں عیسائیوں کی ۸ لاکھ چالیس ہزار ہوگی) حضرت امام مہدی مکہ سے کوچ کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچیں گے اور روضہ اقدس پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر جانب شام روانہ ہونگے دمشق کے قریب وجمار میں عیسائیوں کی فوج سے آمنا سامنا ہوگا۔ اس وقت حضرت مہدی علیہ السلام کی فوج کے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ نصاریٰ کے خوف سے بھاگ جائیگا۔ خداوند قدوس ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائیگا۔ باقی ماندہ فوج میں سے کچھ تو شہید ہو جائیں گے۔ آخر میں حضرت مہدی رسدگاہ کی محافظ فوج کو لے کر جو تعداد میں بہت کم ہوگی، دشمن سے نبرد آزما ہوں گے اس دن خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائے گا۔ عیسائی اس قدر قتل ہوں گے کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو جاتی رہے گی" (صحیح مسلم)

ان مہمات سے فارغ ہو کر امام مہدی قسطنطنیہ کو فتح کریں گے، ملک کا انتظام نہایت عدل وانصاف سے فرمائیں گے" (بحوالہ مسلم)

اس میں کچھ عرصہ نہ گزرے گا کہ دجال ظاہر ہوگا (علاماتِ قیامت)

امام کے ظہور کے وقت حدیثوں میں ارشاد فرمایا گیا کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ ہے اور مشرق و مغرب یعنی دنیا کا کونہ کونہ اس آواز کو سنے گا۔ یہ چودہ سو سال پہلے کی فرمائی ہوئی حدیث ہے۔ اب سے صرف ایک سو سال پہلے تک براڈکاسٹنگ اور ریڈیو کا تخیل بھی دنیا میں موجود نہ تھا۔ اب ہر آدمی اس حدیث سے سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے آواز آنے سے کیا مراد ہے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے حکیمانہ انداز میں بیان فرما دی تھی۔

امام مہدیؑ کا ظہور دنیائے اسلام کی انتہائی پریشانی، سیاسی خلفشار، ملی انتشار اور عالمی سطح پر مسلمانوں کی مغلوبیت کے وقت ہوگا جس کی تفصیل اپنے موقع پر بیان کی جائیگی۔

دور حاضر کے واقعات، مسلم ممالک کی بے بسی، باہمی نفاق اور عدم اتحاد، قلیل التعداد اسرائیل کے ہاتھوں چالیس کے قریب عرب ریاستوں اور مسلم راجدھانیوں کی زبردستی اور مغلوبیت، ۶۷ء میں عرب اسرائیل آویزش میں مشرقِ وسطیٰ کے عرب مسلمانوں کی افسوسناک شکست، فلسطین کا سقوط، صحرائے سینا اور متعدد عرب علاقوں پر یہودیوں کا غاصبانہ قبضہ، نہر سویز کی بندش، روس کی دوستی کے پردہ میں دشمنی، بندرگاہ شرم الشیخ پر صیہونی مخالفانہ قبضہ، اسی طرح ترکی کے خلاف قبرص کی جنگ، یونان، بلغاریہ، سردیہ، رومانیہ جیسے ترکی کے سرحدی ملکوں کی ترکی کے خلاف معاندانہ چپقلش، روس اور اس کے حاشیہ نشین ممالک کا ترکی کے خلاف معاندانہ رویہ اور قسطنطنیہ اور بحیرۂ روم کی سیادت کا پرانا خواب، دوسری طرف درہ دانیال جیسی عظیم بحری گذرگاہ پر ترکی جیسی مختصر اور کمزور ریاست کا قابض رہنا اور روس جیسی دنیا کی عظیم طاقت کا سمندری بالادستی سے محروم رہ کر اپنے ملک میں محصور رہنا اسے کبھی گوارا نہیں ہے۔

زار روس سے لے کر موجودہ کمیونسٹ روس تک درہ دانیال اور بحیرہ روم کی طرف للچائی ہوئی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بساطِ سیاست کا تقاضا یہ ہے کہ روس اس وقت ہی مکمل، عظیم طاقت بن کر صفحۂ عالم پر ابھر سکتا ہے جب اس کا تختِ سیادت و سیاست درۂ دانیال اور بحیرۂ روم کی لہروں پر بچھے گا۔ عالمی واقعات آہستہ آہستہ اسی نہج پر چل رہے ہیں اور دنیا بھر کی تمام غیر مسلم طاقتیں مسلمانوں کے خلاف نہایت ناپاک عزائم رکھتی ہیں اور اندرونی طور پر "الکفر ملۃ واحدۃ" کی بنیاد پر اسلام اور اسلام کا نام لینے والی طاقتوں کو ملیامیٹ کر دینے پر تلی ہوئی ہیں۔ مشرقی پاکستان کا سقوط اور بھارت کی کھلے بندوں عالمی امداد، روس کی ننگی جارحیت اور بنگلہ دیش کی نام نہاد حکومت، ہفتہ بھر میں تمام غیر مسلم ممالک کا اسے تسلیم کر لینا پاکستان بلکہ عالمِ اسلامی کو ایک کھلا چیلنج ہے۔ اس سلسلہ میں مسلمانوں کی مزید مغلوبیت اور دنیا بھر کے غیر مسلم ممالک کا گٹھ جوڑ متوقع ہے تا آنکہ مسلمان شکست کھا کر مکہ مدینہ میں سمٹ کر رہ جائیں گے اور جب لوگ بیچارگی کی آخری حد تک پہنچ جائیں گے تو خدا کے سچے رسولؐ کی پیشینگوئیوں کی صداقت پر یقین رکھنے والے لوگ امام مہدی کی تلاش و جستجو کرتے پھریں گے آخر ش طواف کرتے ہوئے نبوی احادیث میں مذکور حلیہ کی روشنی میں صحیح شخصیت کو پہچان لیں گے

اور نئے سرے سے صف بندی کر کے بقیۃ السیف جنرل، کمانڈر اور عام فوجی ان کے جھنڈے تلے کفر سے برسرِ پیکار رہو کر جہاد کے ذریعہ اپنی عظمتِ رفتہ کو حاصل کر لیں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام کی آمد کا مقصد ہی شکست خوردہ مسلمانوں کی دلجوئی، تسکین، طمانیت، شیرازہ بندی اور دست رفتہ اسلامی ممالک کی بازیابی ہوگا۔

آپ عالمی نقشہ سامنے رکھ کر تمام اسلامی برادری کی عالمگیر بے بسی اور بے چینی کا جائزہ لیں۔ تمام عالمِ اسلام دو کفر پرست عورتوں کے ہاتھوں نالاں ہے۔ ادھر مشرقِ وسطیٰ اور عرب کے بارہ کروڑ انسان اسرائیل کی سابق سربراہ (گولڈا میئر) کے ہاتھوں نالاں ہیں اور ادھر برصغیر پاک و ہند اور کشمیر کے کروڑ ہا مسلمان بھارت کی مکارہ ایک برہمن زادی کے ہاتھوں ملت کی آبرو لٹ بیٹھے ہیں اور حالات ایسے نامساعد صورت اختیار کر گئے ہیں کہ مستقبل میں بجز ذاتِ صمدیت کوئی شعاعِ امید نظر نہیں آتی۔ یہ ایک ضمنی اور ذیلی تذکرہ ہے۔ آئندہ چل کر ہم تفصیل سے عرض کریں گے کہ اس وقت عالمی سیاسی صورتِ حال کس طرح آثارِ قیامت بن کر عنقریب ظاہر ہونے والی ہے۔

جیسا کہ ابھی ابھی سقوطِ قسطنطنیہ کے متعلق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی گئی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں پر شکست اور مصائب کے دروازے اسی دن سے کھل جائیں گے جب قسطنطنیہ مسلمانوں (ترکوں) کے ہاتھ سے نکل جائیگا۔

موجودہ چند ماہ میں ایسے سیاسی حالات رونما ہوئے ہیں جو صاف صاف اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہ وقت بالکل قریب آپہنچا ہے۔ قسطنطنیہ کی کارپوریشن کی حد سے صرف سات میل آگے یونان اور دوسری طرف بلغاریہ کی حد ہے۔ بلغاریہ کے ساتھ رومانیہ اور چیکوسلواکیہ ہے۔ یہ سب اسلام دشمن عیسائی حکومتیں ہیں۔ سوائے یونان کے باقی سب ریاستیں روس کے زیر اثر ہیں۔ وہاں کا نظام بھی سوشلزم ہے۔ ترکوں کی قبرص پر حالیہ یلغار سے قبل یونان روس سے زیادہ امریکہ کے زیر اثر تھا۔ یہی چیز قسطنطنیہ پر عیسائی گروہ کے حملہ میں رکاوٹ کا باعث تھی۔ ترکوں کے قبرص میں فوج اتارنے پر یونان کو یقین ہوگیا کہ ترکوں کا یہ فعل امریکہ کے ایما اور تعاون سے ہے۔ یا یوں کہئے کہ قبرص پر یونان کی بالا دستی اور الحاق کی سکیم امریکہ نے ناکام بنا دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اب یونان امریکہ سے ہٹ کر روس کے

ساتھ مل گیا ہے۔ چنانچہ امریکہ کے ہوائی اڈے جو یونان میں بنائے گئے تھے، اٹھوائے جا رہے ہیں۔ اور یونان اب امریکہ کو چھوڑ کر روس کا اتحادی بن گیا ہے۔ قسطنطنیہ پر عیسائی گروہ کے حملہ میں یہی رکاوٹ تھی جو دور ہو رہی ہے۔ دور ابتلا تو شروع ہے لیکن شدید اس وقت ہوگا جب عیسائی گروہ قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوگا۔

ہر شخص کو معلوم ہے کہ عربوں کے تیل کے ہتھیار کے استعمال پر یورپ اور امریکہ بوکھلا اٹھے ہیں۔ ان کی تہذیب، ان کا تمدن، ان کی معیشت اور صنعت و تجارت کا کلی دار و مدار پٹرولیم پر ہے جس پر عربوں کی اجارہ داری ہے اور جس پر قبضہ کے بغیر یورپ زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ حالانکہ ابھی یہ ہتھیار ادھورا استعمال ہو رہا ہے۔ اب جبکہ ریاستوں نے اس منصوبے کو عملی جامہ بھی پہنا دیا ہے تو یورپ کیسے خاموش رہ سکتا تھا چنانچہ امریکہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر کسنجر نے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ اگر مشرقِ وسطےٰ میں جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے تو امریکہ تیل کے ان چشموں پر قبضہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ اس کا دوسرے لفظوں میں مفہوم یہ ہے کہ امریکہ خود یہودیوں کو جنگ کیلئے بھڑکائے گا تاکہ وہ اس دھاندلی سے فائدہ اٹھا سکے۔

امریکہ کا موجودہ صدر جو مسٹر جانسن کے بعد برسرِ اقتدار آیا ہے، یہودی ہے۔ وزیر خارجہ ڈاکٹر کسنجر بھی یہودی ہے اور ملک کی دوسری سینکڑوں اہم پوسٹوں پر یہودی متعین ہیں۔ دوسری طرف روس کی ہائی کمان بھی اکثریت سے یہودیوں پر مشتمل ہے۔ عرب کے سینے پر اسرائیلی ریاست کا ناسور بنا کر یورپین طاقتیں پیچھے ہٹنے سے معذور ہیں۔ یہ سب واضح نشانات عنقریب کسی خونریز اور ہولناک جنگ کو دعوت دے رہے ہیں۔ اسی ہفتے یاسر عرفات نے عرب دنیا کو خبردار کیا ہے کہ اسرائیل عنقریب ساری یورپین طاقتوں کے بل بوتے پر لبنان اور شام پر حملہ کرنے والا ہے۔ چنانچہ لبنان اور شام کی سرحدات پر یہودی فوجیوں کی سرگرمیاں شدت اختیار کر رہی ہیں۔ ادھر مصر کے سادات اور لیبیا کے صدر قذافی نے اعلان کیا ہے کہ جنگ ہر حالت میں ناگزیر ہو گئی ہے اور اس کے بغیر کوئی راستہ نہیں۔ اور نہ ہی ان پیچیدہ حالات کو کوئی سلجھا سکتا ہے۔